سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار — تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں (رجسٹرڈ ایل نمبر ۷)

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سید نا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک وارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمرؓ مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت کو بدلے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت
جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے ۵ر
خواص سے ۱۰ر
ہندوستان سے
باہر سے ۶
غیر مذاہب اور
غیر مستطیع احباب
سے ۲ر

جلد (۱۸) — مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۱۴۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری — نمبر (۲۹)

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر — بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

الحکم کی فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

(۷۔ جولائی ۱۹۱۴ء سے لیکر ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجرا سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آخیک روپیہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنے انکار کرتے ہیں اور خزانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کے لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کردیجائے گی چنانچہ **۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک** کے چھ سالوں کے فایل بجائے ساٹھ روپے کے صرف چالیس روپے میں دیئے جائینگے **۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک** پانچ سالوں کے فایل جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے تھے بیس روپے پر دیئے جائینگے۔

اور ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فایل جنکی کا پیاں

بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں ان میں سے ہر ایک فایل پنل رکا روپیہ پر دیا جائیگا۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جسکو سلسلہ کی خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے فایل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پُر ہے اور یہ تمام سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ویسا ہی فایدہ حاصل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائیگا۔ اور دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی

(مینیجر الحکم)

سید حامد شاہ صاحب کی نظم کی متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸ فروری ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہم نے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا جو انہوں نے ایک رؤیا صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اس رؤیا صالحہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو وہ اسکو چھاپے اور اسکی قیمت سات روپیہ رکھی افسوس حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کر کے اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ عجیب نظم پیش کریں آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونیوالی ہے خریداری کی درخواستیں مینیجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں۔ الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہو چکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا الحکم کی ایک طرح کی اعانت کرنا ہے امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آیندہ کی مشکلات کا سوال ایک حد تک حل ہو جائیگا اور بورڈ مذکور کو بھی اسکو مضبوط کرنے میں بہت کچھ آسانی ہو جائیگی +

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا

حضرت امیر المومنینؓ وفاداری حکام کا جذبہ کیسے پیدا کرتے ہیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے اس خصوص میں مشہور ہے کہ وہ حکام کے ساتھ اپنے تعلقات کو پوری وفاداری اور فرماں پذیری کے رنگ میں رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ علیہ السلام نے اس امر کو اپنی شرائط بیعت میں رکھا اور ہمیشہ اپنی جماعت کو یہ تعلیم مذہبی احکام کے ماتحت دیتے رہے پھر آپ کے بعد حضرت امیر المومنین نور الدین اعلی اللہ مقامہ نے اس راہ پر قوم کو چلایا اور سیاسیات سے الگ رہنے کی تعلیم دیتے رہے۔

ان کی وفات پر اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کا امام اس صاحب الاحترام نوجوان کو بنایا جو خدا کے اس کلام میں جو مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اولوالعزم کہلایا اور جسکی آمد اور نزول کو الٰہی تجلیات کا نزول قرار دیا یعنے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الاحد حضرت امیر المومنین باوجودیکہ جوان ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جو فہم و فراست اور اصابت رائے آپ کو دی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ نے خلیفہ اول رضؓ کی زندگی میں اپنی پبلک لائف میں دکھا دیا کہ وہ وفاداری حکومت کا جذبہ جو نسلاً بعد نسلٍ آپ کو ملا ہے بہت ترقی کر رہا ہے۔ آپکی تقریریں اور وہ زبردست آرٹیکل جو الفضل کے گذشتہ سال کے فائل میں نکل چکے ہیں۔ اس پر گواہ ہیں۔ اب جبکہ خدا نے آپ کو ایک قوم کا امام اور روحانی باپ بنا دیا ہے۔ اپنی قوم میں اس جذبہ کو ہر موقع پر بڑھا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود گورنمنٹ کیلئے خاص برکت تھا اور آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جس سلسلہ کی بنیاد رکھ گئے ہیں وہ بھی برکت ہے اور جبکہ اس سلسلہ کا امام اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا وہ موعود لخت جگر ہے جو قوموں کی نجات کا موجب ہے تو اور بھی برکات کی توقع ہے۔

حضرت امیر المومنین نہ صرف اپنی مقامی جماعت کو وقتاً فوقتاً اس قسم کے نصائح سے مستفید فرماتے رہتے ہیں۔ جو حکام کی اطاعت اور تابعداری اور وفاداری پر مشتمل ہوں بلکہ اپنے ان خدام کو جو بیرونجات [illegible] اس قسم کی ہدایات دیتے رہتے ہیں جو سفر و حضر میں انکو لئے باعث فلاح و حرز ہوں۔

چنانچہ سکندر آباد (دکن) میں اپنے ایک ادنیٰ ترین غلام کو لکھتے ہیں۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی مدنظر رہے۔

ہر ایک حاکم کے قواعد کو مدنظر رکھنا احمدیوں کا کام ہے خواہ کسی علاقہ میں بیٹھے ہوں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

ایڈیٹر۔ اس خاکساری پر کروڑوں ابلیسی نخوتیں نثار ہیں۔ جو اَنَا خَیرٌ مِّنہُ کہہ کر الگ ہوں۔ آدم کی فضیلت اس خاکساری سے ہے۔ حضرت امیر المومنین کی یہ ہدایت اور نصیحت اپنے ایک دور افتادہ خادم کے لئے جن زرین اصولوں پر مبنی ہے۔ اسکے لئے ایک خاص آرٹیکل درکار ہے۔

یہ آیت ہر شخص کو جو سفر و حضر میں ہو ایک ایسی بابرکت راہ کی ہدایت کرتی ہے۔ جو اسے عفیف صلہ رحمی کرنے والے اور ہر قسم کی شرارتوں سے بچکر محسن اور وفادار بناتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا خیر الکلام ما قل ودل۔ اس کے ماتحت حضرت امیر المومنین نے کن جامع الفاظ میں اپنے خادم کو ہدایت نامہ بھیجا ہے اور اس میں حکومت وقت کی پوری اطاعت کی تعلیم دی ہے۔ احمدی کسی گورنمنٹ کے ماتحت ہو۔ وہ انگریزی ہو یا نظامی۔ فرنچ ہو یا سکھ۔ غرضیکہ کوئی ہو اس کا پورا فرمانبردار ہوگا۔ اسلئے کہ اسکو یہ تعلیم مذہب کے رنگ میں دیگئی ہے اور احمدی ہونیکے شرائط میں داخل ہے۔ پس جوں جوں احمدی جماعت کسی حکومت کے ماتحت ترقی کرے گی اسی قدر اس گورنمنٹ کی بھلائی اور برکت کا موجب ہوگی۔ وہ جماعت حکومت کے لئے سچے خیرخواہوں کی جماعت ہوگی جو مخلص اور وفادار ہونگے نفاق اور ریا سے بری ہوں گے۔

(یعقوب علی عرفانی از سکندر آباد دکن)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح رض خدا تعالےٰ کے فضل کرم سے اچھے ہیں

(۲) اہلبیت کے تمام لوگ خدا کے فضل سے اچھے ہیں۔

(۳) صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب بھی خیریت سے ہیں الحمد للہ علےٰ ذالک۔

(۴) ایڈیٹر صاحب الحکم سفر میں ہیں اور دعا کیلئے لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کامیاب فرما دے۔

(۵) آجکل قادیان میں بارش کا عجب حال ہے۔ ہر روز بارش ہوجاتی ہے۔

(۶) ڈاک خانہ قادیان سے آجکل قادیان کے لوگوں کو سخت تکلیف ہے ٹکٹ نہ ملنے کیوجہ سے الحکم اور الفضل اور تشحیذ لیٹ رہے۔ ایسی جگہ جہاں اتنے اخبار ہوں وہاں کے ڈاک خانہ کا یہ حال ہے تعجب ہے

(۷) آجکل میونسپلٹی قادیان کا حال بہت گندہ ہے حکام توجہ فرماویں۔

(۸) الحکم کے قیام کیلئے بقایا دار بقائے صاف کریں۔

(۹) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد بخیر و عافیت کشمیر پہونچ گئے ہیں۔

حکام ڈاکخانہ توجہ فرماویں!

آجکل ہم لوگوں کی شامت اعمال سے قادیان کے ڈاکخانہ میں ایسے لوگ آگئے ہیں جنہوں نے قادیان کے اندر ایک لہر پیدا کردی ہر ایک کی زبان پر آجکل ڈاک خانہ کا ذکر ہے ٹکٹ کارڈ لیں تو وہ ڈاکخانہ میں نہیں ملتے۔ ڈاک ہے تو لیٹ ہوکر آتی جاتی ہے اور خریداروں کو بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ پھر ان حالات کو نظرانداز کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہی سنتے ہیں کہ آجکل جو نیا کلرک مسٹر عبدالواحد × × × × × × × انہوں نے قادیان کے اندر یہ گند پیدا کر دیا ہے کہ ڈاک خانہ سخت بدنام ہوگیا۔ اور ان کی چال چلن کے متعلق بھی آجکل ہر ایک آدمی گفتگو کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ حکام ڈاک ازراہ کرم قادیان کے سٹاف کو تبدیل کر دیں کیونکہ قادیان جیسی پاک زمین میں ایسے لوگوں کا رہنا موزون اور مناسب نہیں۔

بلکہ سخت دکھ کی بات ہے۔

(آئندہ مفصل لکھنے کا ارادہ ہے)

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی حضرت علامہ دوران سید نورالدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو رہی ہے تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خریدنی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیجدیں

۱۰ / کا وی پی ہوگا (مینیجر اخبار الحکم قادیان)

ایک نعمت

دق - سوزش حلق - دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت !

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کردیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غرغراہٹ آواز کے بیٹھ جانے اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانے سے پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ یعنی ۵۰ گولیاں ایک روپیہ (عہ/)

منگانیکا پتہ: سوید ساستری سی سنگر گوندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار سے منگائیں۔

فرض کے تارک کو عذاب الٰہی سے نجات کہاں؟

جسم کی حفاظت کرنی اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اور تمام جسم میں آنکھیں ہی ایک ایسی چیز ہیں کہ جن کے بغیر دین و دنیا کے تمام کاموں میں رکاوٹ ہوجاتی ہے تو یہ اس عذاب سے دنیا میں جینے کا لطف ہی کیا ہے۔ چونکہ نایاب انجن ایک ایسی مجرب اور عجیب آنکھوں کی دوا ہے جو کبھی خطا نہیں جاتی اسلئے ہر ایک شخص کو نایاب انجن کا خریدنا عین اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اسلئے فوراً اسکو منگائیں اور آنکھوں کی بیماروں کو اسکو منگانیکا پتہ بتائیں تاکہ وہ اس مرض سے نجات پاکر آپکو نیکی کے دعائیں سے بہ مالا مال کریں۔ نایاب انجن تمام آنکھوں کی دوائیوں کا بادشاہ ہے اسکی ایک ہی سلائی لگانیسے فوراً آرام آجاتا ہے اور آنکھوں کی بیماریوں کو دور کرنے میں لاثانی اور بینظیر تریاق ہے۔ برسوں کی گلی سڑی اور بگڑی ہوئی لاعلاج آنکھوں کو چند ہی روز میں موتی کیطرح خوبصورت بنا دیتا ہے۔ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اس سے بڑھ کر کون بدقسمت اور بدنصیب ہے جو نایاب انجن کو منگا نہیں برکرتا ہے یکصد روپیہ انعام اسکو دیا جائیگا۔ جو نایاب انجن کو ۲۶ آنکھ کی بیماریوں میں سے صرف پانچ پر بھی غیر مفید ثابت کرے خیر خواہ بچہ سے لیکر بڑے بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے یہ عجیب و غریب انجن آنکھوں کی تمام بیماریوں کو منٹوں اور گھنٹوں میں دور کردیتا ہے ۱۸-۱۷ سال سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے ہزارہا مریض جو لاعلاجوں میں شمار کئے جاتے تھے اس سے صحتیاب ہوگئے ہیں اور ہو رہے ہیں یہ انجن آنکھوں کی ہر ایک مرض کو بلا کسی کی تکلیف کے دور کردیتا ہے نہایت ہی زود اثر اور اعلیٰ ترین دوا ہے اگر آپ تمام دوائیاں کرکے تھک گئے ہیں تو یہ نہ سمجھ لینا کہ ہم کو کوئی دوا فائدہ نہیں کرسکتی بلکہ آپ فوراً ہی نایاب انجن کو منگا کر استعمال فرماویں انشاء اللہ یقیناً آپ صحتیاب ہوجاوینگے اگر پھر بھی یقین نہ آوے تو بذریعہ تحریر اشٹامپ علاج کریں اگر آرام نہ ہو تو یکصد روپیہ انعام کے علاوہ حرجانہ بھی لیں

نایاب انجن جریان منی کو بھی فوراً اسی طرح سے روک دیتا ہے۔ اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ نایاب انجن جریان منی کو دور نہیں کرسکتا تو اسکو بھی یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا یہ انعام صرف منہ کی بات ہی نہیں بلکہ وہ بذریعہ عدالت کے بھی لے سکتا ہے۔ اسکے اوصاف لکھنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے ایڈیٹر صاحب الحکم نے اسکا نام نور جہاں رکھا ہے۔ اصلی قیمت پچاس روپیہ رعایتی عوام کیلئے صرف تین روپے فی تولہ (سستے)

اور ان بیماریوں کو دور کرنے میں نظیر نہیں رکھتا۔ آنکھوں کا دکھنا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ ککرے۔ درد۔ پھیلا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ابتدائی ناخنہ۔ دھند۔ پلک۔ اشتر غایک۔ پلکوں کے بالوں کا گرنا۔ خارش چشم۔

(پتہ حکیم بصری قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

دن آگئے

موسم برسات میں سبھی کو تھوڑا بہت بارش کی مرطوبیت کی وجہ سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں آتا۔ کف نہیں نکلنے کیوجہ سے ایک قسم غرغراہٹ ہوا کرتی ہے اور کھانستے کھانستے جان قلق میں آجاتی ہے اسلئے کھانسی ہوتے ہی فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہیئے جو نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کی دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھئے جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے قیمت شیشی کلاں عہ محصول ڈاک خورد ۸ محصول ڈاک ۵ ر ادویات ہر ایک کا نادار دو افروش سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے ہی طلب فرمایئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی بھی نہیں آسکتا۔ جب تک کہ اس جگہ کی گائیڈ مسٹر آپ کے پاس نہ ہو کوئی انگریزی گائیڈز کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کریگا۔ چاہے اسکے درجنوں دوست وہاں موجود ہوں شملہ جاکر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

سیر شملہ

اس کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کرکے لکھا ہے کل سیر گاہیں میلے پہاڑی لوگوں کے اور انکی رسوم گورنمنٹ کمیٹی کے قواعد۔ عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان خرید و فروخت کی اشیاء رستے آنے جانے اور ارد گرد کے بیس بیس میل تک کے حالات۔ ہر سیر گاہ پر جانیکے وسایل ان کا مفصل بیان اسطرح پر کیا ہے کہ گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی بوٹیوں کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے جو لوگ شملہ جانے والے ہوں۔ یا شملہ پہونچ گئے ہوں ان سب کو فوراً اس کو منگوانا چاہیئے۔ آپ کا وہاں دوست بھی ہے تو بھی ایسی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں۔ جو کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ نہیں جانا چاہتے ان کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہیئے کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو قیمت ۱۲ آنے نام جلد مجلد

ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ امرت دھارا لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول انساؤ پھر منگوا ئیے اس میں کچھ ہرج نہیں۔ معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان لوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر شکایت ہو جاتی ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہو سکتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت ٹکیس عہ (طلائی طلسمی پیرانہ سالی کیوجہ سے یا عہد جوانی کی غلطکاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہونچتی ہے اس طلا سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی اس کو مفید پائینگے۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اسکو دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد ہی نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کمیسٹس لنڈن۔

صحت کسطرح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کا سبب پیشاب کی تیزابی مادہ ہے جسکو گردے ... خون میں سے فطرت جیسا چاہتی ہے اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس پیچیدہ جسم کی صحت کا بہت کچھ انحصار ہے گردوں کے ضعف اور مرض کی علامات حسب ذیل ہیں۔ پشت میں درد ہونا ... پیشاب کم آنا ... اس کا رنگ خراب یا دھندلا ہونا۔ پیاس ... جسم میں تھکان معلوم ہونا۔ دل کی کمزوری۔ درد سر ... بیماریاں۔ نظر کا دھندلا پن۔ چکر آنا۔ جوڑوں میں درد ... خراب ہو جانا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ۔ اگر توجہ نہ کی گئی تو پیشاب کے امراض گنٹھیا۔ جلندھر۔ ذیابیطس اور گردوں کا ... سڑنا اور ... کی اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو اکثر غلطی سے ایامی امراض خیال کئے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں ڈوانس بیک ایک کڈنی پلس گردوں اور پیشاب کے اعضا کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس پر صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو گردوں کو ... ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوانس بیک ایک کڈنی پلس) ... کیلئے مجرب دوا ہیں اور ان کو ابھار سکتی ہیں۔

دوا ... کے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں ... بمبئی کے پاس سے۔

... ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش ... ایک ہی ڈبیا ... جلد کی ...

... بہت بگڑی ہوئی حالت ... کے پاس ...

مراسلات

(ایک خط اور اس پر ریویو)

(گزشتہ سے پیوستہ)

ضروری تھی۔ تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت اور امامت پر کیوں خواہ مخواہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں مصلح موعود اور بشیر ثانی از روئے الہام ٹھیرایا ہے اور اپنے اشادوں میں اولوالعزم قرار دیا ہے۔ تو کیا اب ان لچر اور فضول مغالطوں سے یہ جو فتنہ جماعت میں پھیلایا جاتا ہے وہ کبھی اولوالعزم کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں پھر سنا جاتا ہے کہ ایک مجلس شوریٰ قایم کرینگے۔ کنکی۔ غیر احمدیوں کی۔ اور کس واسطے کہ نعوذ باللہ ایک خدا کے مقررہ خلیفہ کو معزول کریں حاشا و کلا ع۔

"ایں خیال است و محال است و جنوں"

پھر اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب میں سوائے مومن ہونیکے اور کوئی خصوصیت نہیں اسے حسد یا تعصب یا کبر تیرا ستیاناس۔ تونے کس قدر قوموں کو سابقہ قرون میں ہلاک اور تباہ کیا۔ شیطان ابلیس تباہ ہوا۔ تو فقط تیری بدولت فرعون غرق ہوا۔ تو تیری مہربانی اور یہودیوں پر قیامت کے دن تک لعنت پڑی۔ تو تیری نوازش سے۔ اور ابوجہل ہلاک ہوا۔ تو تیری آشنائی سے۔ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود ع کے مقابلے میں بیشمار ہلاک اور تباہ کئے مگر تیرے میں کچھ ایسا جادو ہے کہ لوگوں کو خواہ مخواہ بھی اپنے پھندے میں پھنسا لیتا ہے۔ بھلا۔ بالفرض محال اور کوئی خصوصیت نہ سہی۔ مومن ہی سہی۔ تو کیا قرآن کریم میں قد افلح المؤمنون سے اب انکار ہو گیا ہے۔ کہ فقط دیگر کسی خصوصیت کے نہ ہونے سے نعوذ باللہ ان پر قابو پا لوگے۔ کچھ تو خدا سے ڈرو۔ ان کے متعلق مذکورہ بالا الہاموں کی ہی قدر کرو۔ کیا یہ خصوصیت نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میاں صاحب کو مصلح موعود بشیر ثانی اور اولوالعزم قرار دیئے گئے۔ اور پھر کیا یہ خصوصیت انہیں حاصل نہیں ہے۔ کہ آپ عالم باعمل اور متقی ہیں۔ کسی کو انکار کی گنجایش ہو سکتی ہے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم مغفور اکثر مہموں میں اپنی زندگی میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو سلسلے کے اکابر علماء اور فضلا کے اور پر امیر قافلہ مقرر فرما کر بھیجا کرتے تھے اور پھر اس سے بڑھکر آپ کی قابلیت اور لیاقت اور زہد اور تقوی کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مجلس معتمدین کے آپ ممبر ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت میں ہمیشہ ان کی ارشاد کے ماتحت نماز جمعہ اور دیگر نمازیں پڑھایا کرتے تھے مدرسہ احمدیہ اور لنگر خانہ اور الحکم کا احیاء اور آپ کی قابلیت اور لیاقت اور ہر دل عزیزی کے کرشمے ہیں۔ اور آپ کی ہر دل عزیزی اور اخلاص اور خیر خواہی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ سوائے محدودے چند اشخاص جو کہ غالباً انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں۔ اور لاہوری پارٹی اور سازش سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقریباً تمام احمدی قوم نے انہیں خلیفہ اور امام تسلیم کر لیا ہے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اور سب باتیں جانے دو۔ آپکی عمر کا سوال ایسا ہے کہ آپ سلسلہ کی روحانی اور جسمانی بوجھوں کے متحمل اور متکفل نہیں ہو سکتے؟ ع

بہ بیں عقل و دانش بباید گریست ؎

اگر آپ اس چھوٹی عمر میں اس قدر گراں ذمہ داری کے کام حضرت خلیفۃ المسیح موعود مرحوم و مغفور نگرانی میں سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اور آپ کو اس میں خاطر خواہ کامیابی بھی ہوئی ہے تو اب بھلا ان امور میں کس طرح اور کس پہلو سے نقص واقع ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ پہلے ہی خوب تجربہ کار ہیں اور سلسلے کے ہر ایک شعبے سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ع

بزرگی بعقلست نہ بسال۔ تونگری بدل است نہ بمال

اور قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیا ہے یکلم الناس فی المہد وکہلاً ومن الصّٰلحین اور ۳۳ سال کی عمر میں واقعہ صلیب پیش آیا۔ حالانکہ اس وقت نبوت کا دعوی تھا۔ اور حضرت یوسف بھی ابھی چھوٹی عمر ہی کے تھے جبکہ ان کو رویا صادقہ آیا تھا غرضیکہ جبکہ دیگر اور خصوصیتیں امام اور خلیفہ بننے کیلئے موجود ہوں۔ تو چھوٹی عمر امامت اور خلافت کے منافی ہرگز نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور نے بھی اپنی وصیت مورخہ ۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں اپنے جانشین کے کی عمر کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ صاحبزادہ صاحب کے برخلاف امامت اور خلافت کے متعلق اسکی زندگی میں لاہور سے اظہار الحق جیسے گندے ٹریکٹ بھی شایع ہوئے۔ جس سے آپ نے اظہار ناراضگی کیا۔ اگر آپ صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے برخلاف ہوتے تو چھوٹی عمر کے متعلق ہی جماعت کو اشارہ کر جاتے۔ آپ نے تو بلکہ خواجہ سلیمان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظیر پیش کر کے سلسلہ پر احسان کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے احباب نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرتی ہے۔ اور کیا ان احباب کے سوائے جنہوں نے بیعت نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی بھی پر رعب نہیں پھر پرانے احباب کی رہائی کیسی۔ پھر غضب یہ ہے تا حال ہماری جماعت کے سامنے کوئی ایسا شخص جو کہ خلافت اور امامت کا اہل ہوتا پیش بھی نہیں کیا جاتا۔ تا کہ اسکی ہر دلعزیزی کا تجربہ ہو سکتا اور بالفرض محال ایسا کوئی صاحب اس منصب جلیلہ پر مسند نشین بھی ہو جاتا جو کیا جنہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کر لی ہے اور حضرت صاحب کے پرانے احباب میں سے ہیں۔ اگر وہ اس صاحب کی بیعت پر رضامند نہ ہوتے تو اس کا علاج بھی کوئی تھا۔

اسکے بعد دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالے ہماری جماعت کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین آمین ثم آمین

(خاکسار غلام احمد خان مختار عدالت و میر مجلس انجمن احمدیہ پاک پٹن اصل متوطن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور)

کھلی چٹھی بخدمت سکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام لاہور

نمبر (۱)

اخی الکرم جناب ایڈیٹر صاحب الحکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ؛

براہ مہربانی اس چٹھی کو اپنے اخبار گوہر بار کے اگلے اشو میں ضرور چھاپ کر بندہ کو مشکور فرماویں

(تابعدار ہدایت اللہ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گجرات)

جناب من السلام علیکم۔ آپ کے مرسلہ تین رسالے اسمہ احمد المصلح الموعود (مصنفہ مولوی محمد علی صاحب) ہ ہ ہ

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ (مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب) میرے پاس پہونچے۔ میں ان کے واسطے آپکا نہایت مشکور ہوں۔ مگر میں آپ کو یہ جتا دینے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ ان رسالوں میں ایسے دلایل ہرگز نہیں دیئے گئے کہ جن سے ایک دانشمند دل تسلی پذیر ہو سکے اور وہ دامن خلافت کو چھوڑ کر آپ صاحبان کیطرف رجوع کرے۔ رسالہ اسمہٗ احمد میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز نہیں ہیں۔ حالانکہ آپ کے امثال نے اور آپ نے بھی حضرت اقدس علیہ السلام مغفور و مرحوم کی بیعت کرتے وقت یہ کہا تھا۔ کہ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے جن میں میں مبتلا تھا توبہ کرتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب معلوم نہیں کہ یہ الفاظ آپ نے دل سے کہے تھے یا کہ صرف زبانی؟ اور دل میں کچھ اور تھا۔ اس وقت بھی تو آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے اور ایسے ہی لایق اور فہیم تھے جیسے کہ اب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم و مغفور نے فرمایا مجھپر ایسے ہی وحی ہوتی ہے جیسے کہ انبیاء سابقین پر اور یہ کہ خدا نے مجھکو آدم۔ نوح۔ ابراہیم یوسف وغیرہ ناموں سے پکارا ہے۔ اور نیز فرمایا کہ مجھکو اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ قرآن کریم پر اور آپ جانتے ہیں کہ نبی اور غیر نبی میں بڑا فرق وحی ہی کا ہوتا ہے۔ باقی بشریت میں تقریباً مساوی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے ”قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ“ یعنے کہو کہ میں تمہاری طرح ہی بشر ہوں (کھانے پینے پہننے مکان ازدواج وغیرہ کی احتیاج رکھتا ہوں) مگر تم میں اور مجھ میں فرق یہی ہے کہ مجھکو خدا تعالےٰ نے اپنی وحی سے مخصوص کیا ہے اور تم کو یہ نعمت حاصل نہیں۔ پس اس سے ثابت ہؤا کہ وحی کا شرف صرف انبیاء کے لئے خدا تعالےٰ نے رکھا ہؤا ہے۔ غیر نبی وحی سے مشرف نہیں کیا جاتا۔

اسی دعوے کی وجہ سے تمام ملک میں آپ کی مخالفت کا علم کھڑا کیا گیا۔ اور جا بجا حضور علیہ السلام کے ساتھ مقابلے اور مباہلے شروع ہوئے۔ اور ان سب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مظفر و منصور کیا۔ اور دشمنان کی روسیاہی اور ہلاکت ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر میں اس دعویٰ وحی یا نبوت میں کاذب ہوں تو اللہ تعالےٰ مجھے ہلاک کر کے دنیا پر ثابت کر دیگا کہ وہ اپنے دعویٰ میں (نعوذ باللہ) کاذب اور مفتری تھا ورنہ وہ مجھے نصرت اور فتح بخشکر میری صداقت پر مہر کر دیگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آنجناب کو ہر مقابلہ میں مظفر و منصور کر کے آپ کو صادق اور مجاب الدعوات ثابت کر دیا۔ اور دشمن ہر میدان میں خاسر و خائب ہوئے۔ حضور علیہ السلام ہمیشہ یہ آیت پیش فرماتے رہے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے: ”لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین الہ آہ“ یعنے اگر تو مجھپر افترا کرے۔ تو میں تمہیں ہلاک کر دوں یعنے جھوٹے نبی یعنے مفتری علی اللہ کی سزا جلد ہلاکت ہے۔ مگر سچے کے لئے فروغ اور روز افزون ترقی۔ جیسا کہ حضرت اقدس کے لئے ہوئی!

اور یہ آیت بھی پیش فرماتے رہے و قد خاب من افتریٰ۔ تو لا محالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے نبی اور برگزیدہ خدا ثابت ہوئے۔ کیونکہ سوائے انبیاء کے کسی کے ساتھ ایسا معاملہ خدا تعالےٰ کیطرف سے نہیں ہوتا۔ پھر وہ فرماتے رہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔“ اب ہم سمجھ سکتے کہ ”نذیر“ سے یہاں مراد سوائے نبی کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ پھر جناب نے فرمایا ”من جحت اللہ ہستم“ ”من غیرت اللہ ہستم“ یعنی میں خدا تعالےٰ کیطرف سے یہ مراتب حاصل کر کے آیا ہوں۔ پھر عیسائیوں کیلئے یعنے کسر صلیب کیلئے مسیح موعود اور مسلمانوں کیلئے مہدی کے القاب حاصل کئے۔ مہدی کا نام ظاہر کرتا ہوں کہ اس وقت مسلمان کہلانے والے ہدایت پر نہیں ہونگے ورنہ کسی مہدی کے آنے کی کیا ضرورت؟

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

(ہدایت اللہ ماسٹر از گجرات)

سرپرستان الحکم کیخدمت میں التماس ہے کہ جدید خریدار مہیا کرنے کی طرف توجہ فرماویں (مینیجر)

حامیان پیام کے نام ایک خط

بخدمت جناب مخدومی و مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

بعد دعا و سلام کے عرض ہے کہ ہم نے کئی دفعہ حامیان پیام کو لکھا ہے کہ ہمیں کوئی رسالہ یا اخبار روانہ نہ کیا جاوے مگر وہ بار بار کوئی نہ کوئی رسالہ بھیج دیتے ہیں۔ سو آپ ضرور بضرور اخبار میں شایع کر دیں اگرچہ پیام پارٹی اپنے زعم میں یہ سمجھتی ہے کہ ہم اشاعت اسلام کرتے ہیں۔ مگر ہم یقیناً کہتے ہیں کہ وہ اشاعت اسلام نہیں بلکہ اشاعت اسلام میں روک ڈالتے ہیں۔ اور مسلم انڈیا اور رسالہ اشاعت اسلام بار بار روانہ کر دیتے ہیں باوجودیکہ منع کئے گئے۔

ہمیں ان کے رسالہ جات وغیرہ کے پڑھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ زیادہ تاکید ہے۔ والسلام۔

(نبی بخش غلام محمد تاجران پشمینہ امرتسر)

رسالت احمد صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر (۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ پر خود لکھ چکے ہیں کہ احمدؐ اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کیطرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ ”و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ اپنی ذات میں ایک مکمل فقرہ ہے اور صاف ظاہر کرتا ہے کہ احمدؐ اور عیسیٰ ایک ہی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کی پیشگوئی احادیث میں وضاحت سے موجود ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان پیشگوئی کا قرآن کریم میں بھی ضرور ذکر ہوتا۔ تاکہ وہ لوگ جو بشری اقوال کو قرآن مجید کے رو سے قابل حجیت قرار نہیں دیتے۔ اور قرآن کریم کو سچے دل سے ماننے کا دعوی کر کے حضرت مسیح کی آمد ثانی کے منکر بنتے ہیں۔ ملزم ثابت ہو سکتے۔

اس لئے کہ ہم نے مسیح ثانی کا ان الفاظ میں ذکر کر دیا - کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی مسیح کے بعد مسیح کی طرح کا ایک رسول مسیح ثانی آوے گا - مگر ایسے رسول کا نام احمدؐ ہوگا - اور پیشگوئی کرنے والے مسیح سے یہ دوسرا مسیح ہر رنگ میں حمد لئے ہوئے ہوگا - اور پیشگوئی کرنے والے مسیح سے **اپنی تمام شان سے بڑھ کر ہوگا** - اور ہر طرح کی حمدؐ کا انتہٰی اس پر ہوگا اور وہ مسیح محمدوح اور احمدؐ ہوگا - کیا ہی سچا قول الہامی ہے کہ یتیم اسمک ولا یتیم السمی، اور کیسی ہی شان احمدیت کا نظارہ ہے کہ اللہ یحمدک من العرش - الغرض جس آنیوالے کے لئے احادیث میں مسیح موعود یا مسیح ابن مریم یا مسیح نبی اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا قرآن کریم میں اسی مسیح ثانی کیلئے احمدؐ کا لفظ استعمال کیا گیا - کیونکہ مسیح کی بعثت اول کی نسبت مسیح کی بعثت ثانی اپنی ہر شان میں بڑھ کر ہوتی تھی اور یہ ایک ایسی واضح اور بیّن بات ہے جس پر اہل نصاریٰ کا بالکلی اتفاق ہے اور جس پر موجودہ اناجیل ڈنکے کی چوٹ سے شہادت دے رہی ہیں چونکہ حضرت مسیح بن مریم کا یہ اپنا فیصلہ موجود ہے کہ کسی کی بعثت ثانی سے مراد اس کے مثیل کی بعثت ہوتی ہے اور ایلیا نبی کی آمد سے مراد ایلیا کی خو اور خصلت اور عادات اور صفات کا ایک دوسرا شخص یعنی یوحنا تسلیم کیا جاچکا ہوا ہے - اور اگر مسیح بن مریم کے اس فیصلے کو ایلیا نبی کی آمد کے بارہ میں اس لئے نہ تسلیم نہ کیا جاوے تو پھر حضرت مسیح بن مریم کا اپنا دعویٰ بالکل ہی قابل تسلیم نہیں رہتا - اس لئے بہر صورت مسیح بن مریم کے فیصلے کو حق مانتے ہوئے اور قرآن کریم کے اس طرز کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے جو سراسر حکمتوں سے پر ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح بن مریم نے جو اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا تو وہ در اصل ان کے مثیل کی آمد تھی - اور یہی وجہ ہے - کہ قرآن کریم میں جب مسیح کی پیشگوئی کا ذکر ہوتا تو آنے والے رسول کو حرف (ب) اور پھر تنوین (ــٍ) سے مخصوص کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ **مسیح کی مانند خاص رسول** جو مسیح کے بعد آوے گا - تو اس کا نام محکمہ رسالت میں احمد ہوگا - اور بلحاظ رسول ہونیکے وہ احمد ہوگا - اور بلحاظ بشر ہونے کے وہ غلام احمدؐ ہی ہوگا اور اپنے احمدؐ ہونے پر خود بھی ایمان رکھتا ہوگا یہی وجہ ہے کہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا ہوا ہے کہ **اس آنیوالے کا نام جو احمدؐ رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہے - گویا آنیوالے رسول** کا جو احمدؐ نام رکھا گیا تو وہ اسلئے رکھا گیا کہ وہ مثیل مسیح ہے اور اگر کوئی کہدے کہ حضرت محمد رسول اللہ ہی احمدؐ ہیں - تو اول تو انہوں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا (۲) دوسرے ان کو فقط احمدؐ - اور مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت علیسویت رکھتا ہو - آجتک کسی مسلمان نے کبھی نہیں تسلیم کیا اور تسلیم کیسے کریں جبکہ حضرت محمدؐ مصطفےٰ خاتم النبیین نے بھی فقط احمدؐ اور مجرد احمدؐ ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا اور تمام مسلمان مانتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمدؐ ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں لیکن قرآن کریم کی پیشگوئی میں تو مجرد احمدؐ کا ذکر ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں - کہ **آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت علیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا** حضرت مسیح بن مریم کی پیشگوئی کے ماتحت مجرد احمدؐ جو حقیقت علیسویت رکھتا ہے اور جو مثیل مسیح ہو وہ صرف حضرت مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہی دعویٰ ہے اور ان کے سوائے آج تک دنیا میں برطبق پیشگوئی مجرد احمدؐ ہونے کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا -

(باقی آئندہ)

عیسائیت پر ایک نظر

یہ نہ سمجھو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں - صلح کرانے نہیں - بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں (متی باب ۱۰ - آیت ۳۴) اس آیت کا مطلب انجیل میں خواہ کچھ ہی ہو - مگر وہ لوگ جو عیسائی مذہب کی تاریخ پر ذرا بھی عبور رکھتے ہیں - ان سے پوشیدہ نہیں کہ جب سے دنیا میں عیسائی مذہب کا ظہور ہوا ہے - اسکی برکت سے لوگوں میں وہ تلوار چلی ہے کہ اب تک ختم ہونے میں نہیں آتی - عیسائیوں اور یہودیوں کی دشمنی اب ضرب المثل بنگئی ہے - مگر خود عیسائیت کے متعدد فرقوں میں ایسی خطرناک جنگیں ہوئی ہیں جنکی نظیر اور کسی جگہ نہیں ملتی! سولھویں صدی دنیا میں ہمیشہ بدنام رہے گی - کیونکہ اس میں عیسائی مذہب کے دو گروہ ہو گئے ایک تو وہ گروہ جو پرانے مذہبی رسم و رواج کو قایم رکھنا چاہتا تھا - اور گرجوں میں بت رکھنا باعث فخر سمجھتا تھا - اور دوسرا وہ گروہ جو بت پرستی کے برخلاف تھا - اور ان حیا سوز اور ان ناقابل شنید برائیوں کا قلع قمع کرنا چاہتا تھا - جو اول الذکر فرقے کا جزو ایمان بنگئی تھیں اور جنکا انجیل میں نام و نشان نہیں ملتا - وہ بادشاہ جو پاپائے روم کا جوا اپنی گردن سے اتارنا چاہتے تھے - وہ اس فرقے کے حامی بنے جنکو پروٹسٹنٹ کہتے تھے - پندرہویں صدی کا نصف ابھی گذرنے نہیں پایا تھا کہ یوروپ کے دو گروہ بنگئے - شمالی یورپ کے بادشاہ پروٹسٹنٹ فرقے کے حامی بنے - اور جنوبی یوروپ کے بادشاہ جو پرانے مذہب کے دلدادہ تھے - اور جنکی بہت سی اغراض پاپائے روم سے وابستہ تھیں - رومن کیتھولک فرقے کے لوگوں کا دم بھرنے لگے - اور مدت تک انمیں خوب تلوار چلی - اور تلوار پر ہی کیا منحصر ہے - جہاں کسی کا داؤ چلا - اس نے اپنے مخالف فریق کو جلا دیا - قتل کرایا - سخت سے سخت عذاب دیا - اور کیا کچھ نہ کیا کہتے ہیں کہ خاص شہر پیرس میں دس ہزار پروٹسٹنٹ صرف تین دن میں قتل کئے گئے - اور سارے ملک فرانس میں ایک لاکھ آدمی صرف مذہبی اختلاف کی بنا پر قتل کرا دیئے گئے - اور پاپائے روم نے بجائے اظہار تاسف کے جو انسانیت کا تقاضا ہونا چاہیئے تھا اس پر خوشی کے شادیانے بجائے - انگلستان کی ملکہ میری خونی میری کے نام سے مشہور ہے - کیونکہ اس نے اپنی سلطنت میں بہت سے پروٹسٹنٹ لوگوں کو قتل کرایا - یہ تو عیسائی مذہب کے پیرؤوں کا اپنے بھائی بندوں سے سلوک ہے - غیر مذاہب والوں سے جو سلوک انہوں نے روا رکھا ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقع سے بخوبی ہو سکتا ہے - انہی دنوں جب یسوع مسیح کی بھیڑیں بھیڑیوں سے بڑھ کر خونریزیاں کرتی تھیں

مسلمانان ہسپانیہ کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا تھا - اس کا حال یوں بیان کیا ہے - کہ ۱۴۹۲ء میں جب عیسائیوں نے ہسپانیہ مسلمانوں سے فتح کیا تو ان کو یقین دلایا کہ تم کو وہی حقوق حاصل ہونگے - جو دوسرے عیسائیوں کو ہیں - اور تمہیں پوری پوری مذہبی آزادی نصیب ہوگی - مگر کیسے وعدے اور کس کا ایفاء - تھوڑے ہی عرصے بعد اکثر مسلمانوں کو جبرًا عیسائی بنالیا گیا - اور ان کو حکم دیا کہ تمہیں وہی لباس پہننا ہوگا جو عیسائی پہنتے ہیں - اور اپنے بچوں کے نام عیسائی رکھنے ہونگے اور ان کو عیسائی سکولوں میں بھیجنا ہوگا - اور اکثر کو ان کے عزیز گھروں سے اجاڑ کر ملک کے دور دراز حصے میں آباد کردیا - تاکہ وہاں رہ کر اپنی آزادی حاصل کرنیکے لئے ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں نہ ماریں - اور پھر کچھ عرصہ کے بعد ان کو ملک سے بالکل باہر نکال دیا - اور حکم دیا کہ جو تمہاری قیمتی سے قیمتی کتابیں ہیں - ان کو ایک جگہ جمع کرکے جہاز میں رکھ لو ان بیچاروں نے ویسا ہی کیا - جب جہاز روانہ ہوچکا تو عیسائیوں نے اس جہاز کو مع ان قیمتی ذخیرے کے سمندر میں غرق کردیا اور اس طرح ایک نہایت ہی قیمتی ذخیرہ علم کا سمندر کی نظر کردیا گیا - مگر کیوں صرف مذہبی تعصب کی وجہ سے - جب ان لوگوں کو اپنے جھگڑوں سے رخصت ملی - تو پھر مسلمانوں کی ترکی سلطنت کی طرف متوجہ ہوئے - جو ان کے پہلو میں ایک خار تھی - اور تاکہ یسوع مسیح کی اس مندرجہ بالا پیشگوئی کو پورا کریں غریب مسلمانوں پر وہ ستم ڈھائے جو اپنی نظیر آپ تھے - اور مشہور ترکی سلطنت کو کمزور کرتے کرتے ایک کمزور ترین سلطنت بنادیا - حال ہی میں جو ظلم بلقان اور طرابلس میں مسلمان عورتوں اور بچوں پر کیا گیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - اس کمزور گروہ کو ظالموں نے مسجدوں میں اکٹھا کرکے اور انپر تیل ڈال کر آسمان تک شعلے بلند کئے - اور اس طرح اپنی تہذیب کا ایک بھاری ثبوت دیا - اس سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے جو کہا تھا کہ میں تلوار چلانے آیا ہوں سو تلوار تو اس کے پیرو خوب چلا رہے ہیں - مگر تعجب یہ ہے کہ ساتھ ہی اس بات کا بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ عیسائی مذہب نرمی کی تعلیم دیتا ہے - اور امن قائم کرتا ہے - گویا عملی نمونہ سے اپنے پیشرو کی تعلیم کو باطل بھی کرتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ مسلمانوں کو مورد الزام گردانا جاتا ہے کہ اسلام میں نرمی کی تعلیم نہیں - جہاں دیکھو سختی ہی سختی پائی جاتی ہے - اور حالانکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے :-

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

یعنے مذہب کے معاملہ میں کوئی مجبوری نہیں - اور کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جاتا - پس اے ریاکار تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا - پہلے اپنی آنکھ میں سے شہتیر نکال پھر اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے تو اچھی طرح دیکھکر نکال سکیگا"

(علی محمد خان الحکم قادیان دار الامان)

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۲۶)

کمیونی کیٹڈ

عبدِ مومن

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ان سے رنگین ہوکر ذات کے مقابل میں توحید گر صفات کے مقابل میں ظل کہلاتا ہے - پھر اُس کے جمیع افعال و حرکات خواہ سمع سے تعلق رکھتے ہوں یا بصر سے - ہاتھوں سے متعلق ہوں - یا پاؤں سے - محسوسات ہوں یا معقولات انہیں صفات کاملہ کی رنگینی کو دکھلاتی ہیں - جو ان صفات والی ذات کا عین تقاضا ہوتا ہے - اس مقام پر پہنچکر اس پر وہ الفاظ بولے جاتے ہیں - جو حدیث قدسی میں بیان ہوئی ہیں - اور مخبر صادق کی زیادہ صدق بیان سے یہ فرمان حق سبحانہٗ تعالےٰ نکلے ہیں - پس اس مقدس جماعت کے پرکھنے کیلئے ایک کسوٹی ہے - گویا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب میرا مقرب بندہ میرے دربار میں میری حضوری حاصل کرتا ہے تو وہ میری صفات کا ظل ہوجاتا ہے - یعنی میری ذات کے مقابل تو وہ عبد ہی رہتا ہے - اپنی عبودیت کو ترک کرکے اللہ نہیں ہوجاتا - مگر صفات اللہ کے مقابل آکر انکا رنگ حاصل کرکے ان کا ظل ہوجاتا ہے - اللہ کے اسم ذاتی کے مقابل اس کا اسم ذاتی اس وقت عبد ہوتا ہے - جو اس کو مومن ہونے کی حیثیت سے ملا ہے - اسماء صفاتیہ کا وہ مورد بنکر اپنے اندر سے صفات اللہ کا رنگ ظاہر کرتا ہے - اب ان اسماء صفاتیہ کے معانی عبد مومن کی سچی اور کامل عبودیت سے ظاہر ہونے شروع ہوجاتے صافیاں بصیرت اپنی بصارت باطنی سے اسماء صفاتیہ کی رو آنگی کو عبد مومن کے اندر بخوبی شناخت کرتے ہیں - اور اسکی طہارت اور پاکیزگی کے انوار ان پر چمکتے ہیں - کسی راہبری اور ہدایت کے محتاج نہیں رہتے وہ اپنے قلب منور کی چمک سے جو مناسبت کے رنگ میں ان کے اندر رہوتی ہے نور و ظلمت میں فرق کرلیتے ہیں - یہی ایک جماعت ہے مگر بعض جہالت اور خودغرض خودغرضی کے میدان میں سرگردانی کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہیار کامل قرار دے لیتے ہیں - ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میری معرفت کامل ہوچکی ہے - میں دریاء حقیقت کا پورا شناور ہوں - پس وہ نہ اپنے قلب کے نور سے بلکہ اپنے نفس کے غرور سے عبد مومن کی شناخت میں قاصر رہ کر ضد و عداوت بغض و حسد کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں - اور اپنی جہالت اور نادانی پر نازاں ہوکر ہمہ دانی کا دعویٰ کرکے ہمچو من دیگرے نیست کی صدائے لگاتے پھرتے ہیں - اور صادق کی شناخت میں کبھی علانیہ کبھی خفیہ کبھی بات سے اور لات سے سرد مہری دکھاتے ہیں - حق ان کو کڑوا لگتا ہے - ناحق کڑھتے ہیں رنج کھاتے ہیں - اور بن موت مرے جاتے ہیں - اندرونی مرض کا غلبہ ہوتا جاتا ہے - حق پرستوں میں بیٹھکر گفتگو کرنے سے ان کو بیزاری ہوتی ہے - جب کسی حق پرست قوی دست کے قابو آجاتے ہیں - تو بیقراری پر بیقراری بڑھتی ہے خدا ان پر رحم کرے اور ان کو عذاب سے نجات دے - اگر کوئی نیک فطرت سعادت نشان انسان کسی بھلی بات کو کسی سعادتمند سے سنکر قبول بھی کرلیتا ہے اور حق کیطرف میلان طبع دکھلاتا ہے تو یہ غولان بیابانی اسکی رہزنی پر آمادہ ہوجاتے ہیں - اور ان سعادتمندوں کی نسبت جنکو وہ بچپن سے سعادتمند مانتے ہوئے ہوتے ہیں - صفات آلہیہ سے کسی قدر رنگ پاجانے کے سبب جو کسی عبد مومن کی صحبت کا نتیجہ ہوتا ہے خود اپنی کور باطنی کے سبب سے بدظنیاں اور بدگمانیاں پیدا کرنا شروع کردیتے ہیں - نہ خود سمجھتے ہیں نہ دوسروں کو سمجھنے دیتے ہیں - اور اس طرح خود ایسے بعض مسکین طبع انسانوں کی بدبختی کے اسباب پیدا کرنے کے باعث ہو جاتے ہیں - ہر ایک سادہ دل سلیم الفطرت انسان کو خدا ان غولان بیابانی سے بچاوے - جو خود تو گمراہ ہوکر ڈوبے تھے - دوسروں کو بھی ساتھ لے ڈوبنے کے درپے ہیں

(باقی آئندہ)

نظم خادم

اب صدق دل سے دوستو محمودؔ حق کو مان لو
تقویٰ سے ہردم کام لو۔ اب چھوڑ دو ظلم و ستم
اللہ کے مت منکر بنو۔ بغض و حسد یکسو کرو
حق بات کو پہچان لو رکھو نہ کچھ رنج و الم
کس نے کہا ہے چھوڑ دو۔ دارالامان اے دوستو!
ہجرت کو اپنی توڑ دو۔ لاہور ہے جائے کرم
کس نے کہا بکتے رہو۔ حق کو سدا ناحق کہو!
مہدی کے تم منکر بنو دکھ دو سہو ناحق کا غم
شیطان پر لعنت کرو۔ ناحق کو مطلق چھوڑ دو
مامور خدا پہچان لو۔ ڈھاؤ نہ عالم پر ستم
گمراہیاں سب چھوڑ دو۔ عقل و خرد سے کام لو
آ کر یہاں خوش خوش رہو۔ دارالاماں میں سب بہم
شرم و حیا سے کام لو غفلت سراسر چھوڑ دو!
حق بات ہی منہ سے کہو ہو جاؤ گے تم محترم
گندہ خواہش سے بچو حسد و سفاہت چھوڑ دو!
کچھ حسن و ظن سے کام لو ہو رنج و غم سب کالعدم
ہجرت کو مت واپس کرو لاہور کو تم چھوڑ دو
ہاں قادیان میں آ بسو چھایا ہے یہاں ابر کرم
مولا کو راضی کرو۔ قہر الٰہی سے ڈرو!!!
فتنہ کی راہیں میٹ دو۔ اب روک لو اپنا قلم
اللہ سے ہے یہ دعا۔ بچھڑوں کو یا رب دے ملا
خادم کی ہے التجا۔ جھگڑا مٹے سب یکقلم!

(نورالدین کشمیری خادم)

ناظرین و سرپرستان الحکم کیخدمت میں بار بار عرض ہے کہ الحکم کی مالی اعانت کیطرف توجہ فرماویں اور ہر ایک خریدار پر فرض کہ وہ اپنے سلسلے کے سلسلے جناب کیلئے اگر ایک ایک دو دو خریدار بہم پہنچاویں تو الحکم کی مالی مشکلات کا سوال ایک حد تک آسان ہو سکتا ہے

(مینیجر)

ایڈیٹر پرکاش خواب غفلت میں

نمبر (۳)

اگر ایڈیٹر صاحب اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرینگے تو میں ضرور کہونگا۔ مین نون بائی ہز کمپنی۔ ایڈیٹر پرکاش کی کمپنی کونسی ہے۔ اسکا مذہب اسکی سماج جس سے اس کا تعلق ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرینگے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کا مذہب ان کو ہٹ دھرمی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور وہ ایک ایسی دوکان کی مانند ہے۔ جس کے اوپر ایک بہت عمدہ سائن بورڈ لگا ہوا ہو۔ اور جس کی عمارت نہایت عالیشان ہو اور بورڈ کے اوپر لکھا ہو۔ عمدہ دانتوں کا منجن۔ اعلےٰ درجہ کا کانپوری بوٹ۔ اعلےٰ درجہ کے ولایتی بسکٹ۔ عمدہ کالر وغیرہ " لیکن آدمی جب عمارت دیکھکر اور سائن بورڈ پڑھ کر اندر جاتا ہے اور اس نے بوٹ کو خرید کر پہنا تو دوسرے روز ہی معلوم ہو گیا کہ وہ بکتے کا ہے منجن کو دانتوں کو ملا تو معلوم کہ کوئلہ پیسا ہوا ہے۔ بسکٹ کھایا تو معلوم ہوا کہ کسی نہایت ردی دوکان کی چیز عمدہ ڈبہ کے اندر بند ہے۔

بس یہی حال آریہ سماج کا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ہمارا مذہب نرم ہے۔ ہم دل آزاری نہیں کرتے۔ ہمارے مذہب میں یہ مہان پاپ ہے۔ ہمارا زبان دل ایک ہے؟

لیکن جب دیکھا جاوے تو وہی حال ہے:۔
" کہ ہاتھی کے دانت کھانیکے اور دکھانے کی اور "

آریہ سماج ایسا نرم مذہب ہے کہ اگر کہیں انکا بس چلے تو مسلمانوں کو بغیر نمک مرچ لگائے کھا جائیں۔

دل آزاری کا یہ حال ہے کہ ایک قوم کے پیشوا کو جسکے نشان ابھی مٹ نہیں گئے۔ جو زندہ قوم ہے جسکی دعا۔ جسکی آواز اللہ تعالیٰ کے حضور سنی جاتی ہے۔ اس کے مشن کا نام دکان رکھا جاتا ہے۔

مہاشہ جی پنڈت لیکھرام کا زخم ابھی تک آریہ سماج کے دل میں ہے۔ اور آریہ سماج کی قیامت تک یہ زخم زندہ رہے گا۔ ہرسال اس کی برسی منائی جاتی ہے۔ اسکی یاد میں شہید نمبر نکالے جاتے ہیں۔ یہ کسکی دعا تھی؟ یہ اُسی پہلوان دوران کی دعا تھی؟ جو تمہارے نزدیک جھوٹا تھا۔

مہاشہ جی دوکان کا لفظ بڑا وسیع ہے۔ آپ اس کو چھوٹا نہیں کر سکتے۔ آپ نے جس پیرایہ میں ملا کر لفظ دوکان کو استعمال کیا ہے یا جو آپ نے دوکان کے معنے کئے ہیں۔ کیا وہ گندے معنے نہیں ہیں۔ جو احمدیہ جماعت کے دل دکھانے کو کافی سے بڑھ کر مطلب اپنے اندر رکھتے ہیں۔ لیکن آپ بتائیں ایڈیٹر جی اس زمانے میں دوکان نہیں اور سلطنت تجارت نہیں بنگئی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آج یہ تمام کام دوکان کی طرز پر کئے جاتے ہیں۔ تو یہ سب کام جھوٹے ہیں۔

ایڈیٹر صاحب آپ نے جو لفظ ایڈیٹر نور کے مقابلہ میں آریہ سماج قادیان کے پلیٹ فارم پر چڑھ کر کہے تھے کیا آپ بھول گئے کیا آپ کے لفظ صرف ان منٹوں کے لیے تھے جو بعد ازاں ہوا میں اڑ گئے تھے۔ آپ کے قول کوئی وقعت نہیں رکھتے اور آپ اپنے قول کو گوز شتر سے زیادہ قیمتی نہیں خیال کرتے ایڈیٹر نور کو تو آپ نے نصیحت کی لیکن اپنا حال یہ ہے:۔

" دیگراں را نصیحت و خود میاں فضیحت ذرا مہاشہ جی وہ لفظ تو پھر اپنے اخبار شایع فرمایئے × × ×

× × × × × × × × × × × ×

میں نے مانا کہ آپ آزاد خیال گریجوایٹ ہیں۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ اعلےٰ درجے کے ایڈیٹر ہیں۔ اور آپ کا فرض تھا کہ ... آپ مرزا حیرت کے معاملے پر لکھتے لیکن کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ آپ وہ نہ سکے اور حضور مرزا صاحب کا بھی ذکر کر دیا؟

اور پھر ایسی طرز پر کہ ایک قوم کی دل آزاری ہو۔ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ مضمون خواب غفلت میں لکھدیا ہے۔ ورنہ مجھکو آپ جیسے اعلیٰ درجے کے تعلیمیافتہ سے امید نہ تھی کہ آپ ایسا لکھتے۔ امید ہے کہ آپ اپنی غلطی کو تسلیم کرینگے*

خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں نمبر ۷۷۔ اخبار کا نمبر ہے یہ نہ لکھا کریں بلکہ نمبر خریداری لکھا کریں۔ (مینیجر)

۱۹۱۲ء کا ایک جلسہ

اور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

یہ ایک حضرت خلیفۃ المسیح کی پرانی تقریر ہے ہم خدا تعالےٰ سے توفیق چاہتے ہیں کہ ہر ہفتہ ناظرین کو ایسی تقریریں پہنچا سکیں جو کہ آجتک نہ پہنچی ہوں یہ تقریر کسی وجہ سے رُکی پڑی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے آج ہم کو توفیق دی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ (ایڈیٹر)

یکم اپریل ۱۹۱۲ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ناظم مدرسہ احمدیہ نے تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد فرمایا یہ جلسہ عام تھا۔ اور مسند تعلیم الاسلام کے ایک کمرہ میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد آپ نے ایک تقریر فرمائی جو اس آیت پر تھی۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف الآیۃ

فرمایا:۔ آج آپ سب صاحبوں کو اس تقریب پر بلایا گیا ہے کہ مدرسہ احمدیہ کے پچھلے سال کی پڑھائی کے امتحان پر جن طلباء نے اعلیٰ نمبر پائے ہیں۔ ان کو ان شرائط کے ماتحت جو صدر انجمن نے مقرر کی ہوئی ہیں۔ انعام تقسیم ہوں۔

حسن نیت لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کے جلسوں سے اتنی ہی غرض نہیں ہوتی کہ انعام تقسیم ہوں اور انعام پانے والوں کو اس سے ایک خوشی ہو اور بس بلکہ اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کام کے واسطے ایک خاص نیک نیت ہو۔ اس سے برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے۔ یہ لطیفہ مجھے قرآن کریم کی ایک آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ انبیاء علیہم السلام جب کوئی کام کرتے ہیں۔ تو وہ اسکے لئے کوئی نہ کوئی عمدہ نیت اور نیک غرض ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور وہ ایک نہیں بلکہ دو ہوتی ہیں ایک اپنے لئے اور دوسری دوسروں کیلئے۔ یعنے اپنی نیکی اور بھلائی اس میں ہو اور دوسروں کا فائدہ ہو۔

حدیث موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے دریافت فرماتے ہیں وما تلک بیمینک یموسیٰ۔ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اس کے جواب میں حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور بکریوں کیلئے پتے جھاڑ دیتا ہوں۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عصا میں ایک ذاتی فائدہ بتایا ہے اور ایک دوسری مخلوق کی نفع رسانی کا ذریعہ اسے قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کام کرنے سے پہلے انسان کو سوچ لینا چاہیئے کہ اس میں کچھ نہ کچھ فایدہ ضرور ہو اور وہ فائدہ اپنی ہی ذات اور شخصیت تک محدود نہ ہو بلکہ دوسروں کا بھی اس میں حصہ ہو۔ اسلئے نیک اور خدا رسیدہ لوگ اپنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کا فایدہ بھی زیر نظر رکھتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے پس کوئی کام اعلےٰ درجہ کا نہیں ہو سکتا جب تک اس میں دوسروں کا بھی کوئی فایدہ نہ ہو۔

میری غرض پس اسی موسوی سنت پر عمل کرنے کیلئے میں نے اس جلسے کے کچھ اغراض رکھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں وہ باتیں بیان کروں جو طلباء اور قوم کے سامنے بیان کرنی ضروری ہیں تا کہ وہ ان سے واقف ہو کر اس مدرسہ کی اغراض کی تکمیل میں سعی کریں اور یہ بھی میرے زیر نظر ہے کہ طلباء اپنی کامیابی اور انعامیابی پر خوش ہوں۔ اور آئندہ کیلئے ان میں ایک خاص جوش امتیاز حاصل کرنے کا پیدا ہو اور میدان مقابلہ میں کامیاب ہونے کا ولولہ سب کے دلوں میں جوش زن ہو۔ طالب علم کی مثال ایک درخت کی مثال ہے میں نے بہت غور کیا ہے یہی مثال مجھے پسند آئی ہے درخت کو جیسی زمین میں بوؤ گے اور جیسی اسکی نگرانی اور آبپاشی کرو گے جیسا اسے پیوند لگاؤ گے گرمی اور سردی سے بچانے کیلئے جسقدر اسکی حفاظت و نگہداشت کی ضرورت ہے اسے ملحوظ رکھو گے اسی قدر اسکا پھل ہوگا۔ طالب علم کی بھی بعینہٖ یہی حالت ہے اس کو جس قسم کی تعلیم دو گے جس قسم کے آپ اخلاق اور اعمال آپ دکھائینگے۔ وہ اسی قسم کے اعمال اور اخلاق بڑے ہو کر دکھائیں گے صحبت کا اثر اس قدر قوی اور غالب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے بڑے ہو کر باوجودیکہ وہ بڑے بڑے علوم پڑھ لیتا ہے مگر وہ اثر جو شروع سے مذہب کے متعلق اس کے دل پر پڑتا ہے۔ ایسا قوی اور غالب ہوتا ہے۔ کہ حقیقی اور سچے مذہب کو کیسے ہی محکم دلایل کیساتھ پیش کیا جاوے مگر وہ ہو بیٹھا ہے الا ماشاء اللہ اسی طرح ایک بچہ مسیحی خاندان میں پیدا ہوتا ہے بڑا ہو کر مسیحی مذہب کے عقاید کی لغویت سے بھی واقف ہو جاوے مگر وہ قومی اثر صحبت اسے اس حلقہ اور دائرہ سے نکلنے نہیں دیتا۔ بہت ہی تھوڑے آدمی ہوتے ہیں۔ جو ان اثرات سے الگ رہ کر حقیقت کو سمجھ لیں یہ کیوں؟ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ بچپن سے ہی ان کے دل و دماغ پر اسباب کا اثر ہے کہ مسیحی یا ہندو۔ یا یہودی یا کوئی اور مذہب جس میں وہ ہوں سچا ہے۔ اسلئے بڑے ہو کر بھی یہ خیالات ان کے دل سے نہیں نکلتے۔

یہی حال درخت کا ہے اگر اسے عمدہ زمین میں نہ لگایا جاوے اس کا پیوند عمدہ ہو۔ پھر اسکی نگرانی اور آبپاشی کا پورا لحاظ نہ رکھا جاوے تو وہ خراب اور تباہ ہو جاویگا بعد اگر بڑھے بھی تو اس کے پھل خوشگوار نہ ہوں گے۔ اور طالبعلم جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے درخت ہی کی طرح ہوتا ہے۔ طالبعلم کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان طریقوں پر اسکی تعلیم اور تربیت کا تہیہ کریں۔ کہ فارغ التحصیل ہو کر قوم اور ملک کے لئے سوسائٹی کا ایک بہترین فرد ہو۔ اور یہ سب کچھ ابتدا سے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جن حالات میں وہ پرورش پائیگا۔ وہ اسکی زندگی کا جزو اور عادت بن جائینگے پھر اسکی اصلاح کرنا مشکل ہوگا

اسلام کا امتیاز اب اس قدر بیان کے بعد میں آپ کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اسلام نے اس آیت میں کیا حقیقت بیان کی ہے۔ میں نے اسلام اور دوسرے مذاہب پر بقدر اپنی طاقت کے خوب غور کیا ہے۔ اسلام نے دو تعلیمیں دیتا ہے جو اسے دوسرے مذاہب پر اس امر میں ممتاز بناتی ہیں۔ ایک دنیا کو ترک کر کے خدا کو پانا دوم دنیا کو حاصل کر کے خدا کو پانا یہ دو طریق ہیں جو اسلام نے خداشناسی کیلئے بتائے ہیں۔ دوسرے مذاہب یہ تعلیم نہیں دیتے۔ مثلاً مسیحی مذہب کہتا ہے دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اب غور کرو کہ مسیحی دنیا کے دولتمندوں اور دنیاداروں کی تمام امیدوں اور آرزوؤں کا تو یہیں خاتمہ ہو گیا۔ مگر اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا کہ دولت مند خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں

داخل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اسلام زکوٰۃ کی تعلیم دیتا ہے ظاہر ہے
زکوٰۃ وہی دیگا جو صاحب نصاب ہو۔ حج کی تعلیم دیتا ہے حج
وہی کرے گا جو ہر طرح سے آسودہ حال اور ضروریات راہ کیلئے
سرمایہ رکھتا ہے۔ پس مجرد دولت کا جمع کرنا اور مال کمانا اسلام
نے منع نہیں کیا۔ بلکہ بعض صورتوں میں ضروری قرار دیا تاکہ انسان
ہر قسم کی ذلت سوال سے بچ جاوے اور سوسائٹی کیلئے اسکا
وجود وجہ ثابت ہو۔

نیچری اور معتزلہ لوگوں نے اسلام کی غایت اور مقصود یہی
سمجھ لیا ہے کہ مال جمع کیا جاوے اور اسلام سے دور جا پڑے
محض دنیا ہی میں منہمک ہو جانا یہ اسلام کی تعلیم کا منشاء نہیں
ہاں بذریعہ ملازمت۔ تجارت۔ زراعت۔ یا دوسرے
جائز کاروبار کے ذریعہ روپیہ کمانا اور مال جمع کرنا اسلام نے منع
نہیں کیا۔ ایسے لوگ اپنے اموال سے ان ضروریات دین
میں مدد دیں جو مال سے وابستہ ہیں۔ اور اگر لوگ اسلام کی ان
تعلیمات پر جو صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق دیگئی ہیں
تو یقینی امر ہے کہ کسی دوسرے چندہ کا بوجھ قوم پر نہیں پڑ سکتا
مگر افسوس ہے کہ ان تعلیمات پر پورا عمل نہیں یہ موقعہ نہیں کہ میں
اسلام کی اس تعلیم پر کوئی لمبی تقریر کروں بلکہ میرا مقصد اس وقت
کچھ اور ہے۔

غرض ایسے لوگ بھی ہوں جو دنیوی طریقوں سے
مال و متاع پیدا کریں اور اس رنگ میں وہ دین کو حاصل کریں
اور ایک گروہ وہ بھی ہو جو دنیا کو چھوڑ کر ہدایت الناس اور روحانی
علوم کی ترقی میں لگا رہے۔ یہاں ترک دنیا سے یہ مراد ہرگز
نہیں کہ وہ جنگلوں میں چلا جاوے اور انسانوں کی شکل سے
بیزار ہو کر ایک وحشی بنجاوے۔ اسلام تو وحشیوں کو انسان بناتا
ہے چہ جائیکہ ایسی تعلیم دے کہ انسان وحشی بنجاوے۔
ترک دنیا سے مراد یہ ہے کہ انکی کوششیں اور مساعی دینی
کیطرف لگی رہیں اور وہ دینی علوم میں ترقی کر کے لوگوں کو
ہدایت کریں غرض آیت سے پتہ لگتا ہے کہ ایک گروہ ہو جو
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے یہی کام ہے۔

یہ علماء کا گروہ ہے۔

مگر اس بات کو اسی مقام پر یاد رکھو کہ علماء کے لفظ سے قرآن مجید
کی کبھی یہ مراد نہیں ہوتی کہ   علوم کے ماہر اور کج بحثوں
کے عامل عالم ہوتے ہیں بلکہ جب قرآن شریف یا ہم عالم
کا لفظ بولتے ہیں تو اس سے وہی مراد ہوتی ہے جو انما
یخشی اللہ من عبادہ العلماء میں بیان کی گئی ہے
اہل علم خشیت اللہ ہو۔ وہ متقی ہو کر سچے علوم کے وارث ہوں

جو انبیاء علیہم السلام کو دیئے جاتے ہیں۔ پس اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ علماء ربانی کا ہو جو اشاعت اسلام
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام میں اپنے قول اور فعل
سے لگے رہیں۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ کیا اس قسم کی ایک جماعت
کا طیار کرنا یہ فطرۃ اللہ کے موافق ہے؟ اس کا جواب ہوگا
ہاں ہے۔ دیکھو اللہ تعالے نے دنیا میں مختلف قسم کی چیزیں
پیدا کی ہیں۔ انگور۔ سیب۔ سونا۔ چاندی۔ لوہا۔ تانبا۔ وغیرہ
ان اشیاء اور دنیا کی تمام مخلوق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ اللہ تعالے نے کسی چیز کو باطل پیدا نہیں کیا اور اس میں کوئی نہ
کوئی فائدہ رکھا ہے یہانتک کہ سانپ اور بچھو۔ وغیرہ اور سنکھیا
جیسی مہلک اشیاء بھی مفید ہی ہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ ان سے نقصان
کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ محض اشیاء کا استعمال
بلا موجب نقصان ہو جاتا ہے یہانتک کہ جن اشیاء کو بلا ضرر
اور مفید یقین کیا گیا ہے اگر انکی بھی بد استعمالی ہو تو وہ مضر
ہونگی۔ دیکھو کان کیسی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر یہ وعظ و نصیحت
کی باتیں بھی سن سکتا ہے۔ اور اگر اس سے کسی کی غیبت یا
انبیاء علیہم السلام کی توہین اور کفر سننے کا کام کیا جاوے
تو یہ ایسا خبیث اور مہلک کام بھی دیگا۔ پس یہ یقیناً یاد رکھو کہ
خدا تعالی نے کوئی چیز عبث اور لغو پیدا نہیں کی۔ بلکہ جو کچھ بھی
کائنات عالم میں رکھا ہے وہ سب کا سب انسان کیلئے مفید اور
بابرکت ہے تو جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا کو بالکل چھوڑ دو اور
ترک دنیا کر کے پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے جاؤ اور وہیں
گیان دھیان میں اپنی عمر گذار دو۔ وہ اپنے عمل سے گویا یہ
بتلاتے ہیں کہ خدا تعالے نے اس کائنات کو نعوذ باللہ عبث پیدا
کیا۔ اور ایک لغو کام کیا۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا ہی کماؤ اور
مال و دولت کے جمع کرنے میں ایسے منہمک ہو جاؤ کہ گویا
تمہیں مرنا نہیں وہ بھی احمق ہیں۔ یاد رکھو انسان دو چیزوں
کا مجموعہ یا مرکب ہے۔ ایک جسم ہے دوسرا روح۔ ان میں سے
اگر ایک کیطرف سے عدم التفات ہو تو دوسرے پر اس کا
اثر پڑتا ہے اس نکتہ کو دوسرے مذاہب نے نہیں سمجھا۔
اور وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے۔ اسلام نے دونوں
کی تربیت اور نگہداشت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور
دونوں میں اس نے حقیقت اور فخر کو مد نظر رکھا ہے وہ حصول
دنیا کی تعلیم دیتا ہے مگر اس سے یہ مقصد نہیں کہ خدا
سے دور ہو جاوے بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے۔ رجال
لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله۔ ایسے لوگوں کو
تجارت اور بیع و شرا ذکر اللہ سے روکتا نہیں بلکہ وہ

دست بکار دل بہ یار

ہو سکتے ہیں یہ تو اسلام کے تاجروں کا حال ہے اور
دوسرا گروہ وہ ہے جو لوگوں کو نیکی اور تقویٰ کی تعلیم دیتا
ہے۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ مسیحیوں میں پادری بھی ہیں
دولتمند بھی ہیں یہ سچ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسیحیت
نے یہ تعلیم دی ہے! یا وہاں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ
دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

یہ فخر صرف اسلام کو ہے کہ وہ دو قسم کے لوگوں کو پیدا کرتا
ہے ایک وہ گروہ ہے جو دنیا کے علوم سیکھے جو ظاہری علوم اور
ترقیات کیلئے کوشاں ہوں۔ ابدان کے مفاد کے متعلق زراعت
تجارت۔ نجاری۔ معماری۔ انجنیری وغیرہ غرض ہر قسم کے
علوم اور مفید پیشوں کو سیکھو۔ مگر ان تمام علوم کی تحصیل ان تمام
پیشوں کی تکمیل کے باوجود اللہ تعالے سے غافل نہ ہو۔ یہ لوگ
بھی ضرور ہونے چاہئیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام ایک ایسا پاک
مذہب ہے کہ باوجود دنیا میں لگنے کے دین کا کام کر سکتا ہے
پھر دوسرا فریق ہے جو یہ ظاہر کرے کہ

قربانی کرنی چاہیئے

اور دنیا پر دین مقدم ہو کیونکہ اصل چیز روح ہے اسلئے فرماتا
ہے ولتكن منكم امة يدعون الى الخير
روحانیت اور مذہب اور معرفت الٰہی کی ترقی کے لئے کالج
بناؤ۔ اور دنیوی علوم کی تحصیل کیلئے بھی کالج بناؤ۔ کیا تم نہیں
دیکھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی نظیر قائم کردی
ہے کہ ایک عمل مدرسہ دینی ہے۔ اور ایک انگریزی ہے
حضرت صاحب اس کے ذریعہ سے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ
تم دنیا کی جلتی ہوئی آگ میں اسلام کی تعلیم لیکر گھس جاؤ۔ کوئی اثر
اس پر نہیں ہو سکتا۔ وہ آگ اس پر گلزار ہو جائیگی بشرطیکہ وہ
ابراہیمی خصائل اور اخلاص اور اسلام کی روح اپنے اندر
رکھتا ہو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شخص اسلام
کی حقیقت سے واقف ہو کر اور عملی رنگ میں اس سے رنگین ہو کر
نکل کھڑا ہو وہ سائنس اور مادی ترقی سے کوئی نقصان نہیں
اٹھا سکتا۔ اسلام کا تیل جب لگا ہوا ہو تو کوئی طوفانی پانی اس پر
پڑ کر ٹھہر نہیں سکتا۔ وہ سب پھسل جاویگا۔ غرض ہمارا دنیوی
مدرسہ اسی اصول پر قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ دنیا پر ظاہر کیا جاوے
اور ان رسمی اور مادی علوم کا اثر کبھی سمی تاثیر پیدا نہیں کر سکتا
جب اس کے ساتھ اسلام کا مغز اور روح۔ فلسفہ۔ قانون
سائنس۔ کسی قدر بھی ترقی کریں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے وہ
لوگ اسلام سے واقف نہیں اور اسکی تعلیم سے نا آشنا ہیں

جو فلسفے سے ڈرتے اور سائنس سے کانپتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے ان تمام علوم کو

اپنا خادم قرار دیا ہے

غرض ایک گروہ ہے سادہ دوسرا وہ گروہ ہے جو اسکے مقابلہ میں یہ ثابت کرے گا۔ کہ ہمارا اصل مطلوب خدا ہے اور اس کے لئے دنیا کی تمام خواہشوں اور آرزوؤں کو کچل دینا ہمارے لئے آسان تر ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کیلئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اپنی تمام راحتوں کو قربان کردینگے اور دیگر ادیان پر اسلام کی صداقت کو خدا کے فضل سے ثابت کرینگے۔

(باقی آئندہ)

حق کی چمکار

میں تیرے لئے آسمان سے برساؤں گا۔ اور زمین سے نکالونگا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں وہ پکڑے جاوینگے۔ صحنوں میں ندیاں چلیں گی۔

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کی تائید کرے گا۔

علاقہ بیٹ بیاس بباعث اپنی زرخیزی اور کثرت پیداوار کے مشہور تھا۔ اور یہاں کے لوگ آرام سے گذارہ کرتے تھے سیلاب میں سے زیادہ تر قوم گوجر اس علاقے کے مالک ہیں جو بباعث کثرت زمین کے اکثر مرفہ الحال بھی ہیں۔ لیکن جتنے کہ خدائی انعام انہیں ملے ہوئے ہیں اتنے ہی خدائی حکم سے بے بہرہ اور دین کے امورات سے بے خبر ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اس حالت میں جبکہ انکی زندگی ایسی غفلت اور جہالت میں گذرتی تھی کوئی بار نہیں احکام الہی سے انہیں تنبیہ کیگئی اور حکم خداوندی سے گوش زد کیا گیا۔ مگر ان کے دل راستی کیطرف نہ جھکے۔ آخر عذاب الہی کے پہنچنے کا وقت آگیا۔ اور وہ موقعہ آیا جبکہ ان کے دلوں پر غفلت کی وجہ سے تنبیہ کا تازیانہ لگے۔ ۲ جولائی ۱۹۱۴ء کی شام جسکی صبح ۳ جولائی ۱۹۱۴ء بروز جمعہ ہونیوالی تھی۔ خدا کا غضب سیلاب عظیم میں آیا۔ اگرچہ موسم برسات میں سیلاب آتے ہی رہتے ہیں لیکن یہ سیلاب کچھ ایسی خوفناک صورت میں تھا جو کہ خدا کے فرستادہ اور مامور کی زبان سے نکلا ہوا تھا۔ خدا کی چمک تھی جو عجیب رنگ میں تھی جس جگہ کہ میں رہتا تھا وہاں سے دس بارہ کوس کے اردگرد کا حال جو مجھے معلوم ہوا تحریر کیا جاتا ہے۔ موضع بھیلانگ سے اوکہ بیری تک تمام گاؤں جو رستے میں آئے اور دیگر جو اشیائے مال مویشی وغیرہ ملا سب سمندر ہوتا کے جوش و خروش سے غرق آب ہوتے گئے۔ مندرجہ ذیل دیہات جو میری جائے رہائش سے قریب تھے انہیں سے شاذ و نادر ہی کوئی مکان بچا ہو۔ ورنہ سب پیوند زمین ہو گئے۔ جب مکانات کی پابوسی کیلئے دریا کی رو بڑھی تھی تو وہ پیشتر ہی استقبال کیلئے زمین پر لیٹ جاتا تھا۔ اور اپنا کل اسباب غلہ پارچات و دیگر اشیاء اس آب عذاب کی نذر کر دیتا۔ ذیل۔ بھینی سیلان۔ بھینی کاہان۔ نرائن پور۔ حکمت پور۔ منڈ بھگساں بھیجیاں۔ لوٹا گوجراں۔ گھوگر۔ کجا قلعہ (لالہ دیوی دیال والا گاؤں) موضع بجاڑ کا بہت ساحصہ۔ کوٹ خان محمد کا بہت ساحصہ۔ بھیر بھیجی میں سے کچھ حصہ۔ جھنڈا گوجراں ناؤں وال۔ گوبرسیاں۔ راجہ بیلا۔ چوچکے۔ دھکوٹ۔ صلاح پور ان سب دیہات کے مکانات سیلاب میں گر گئے اور مال واسباب بہت سا تلف ہو گیا موضع شاہ پور کے منڈ میں گجراتی اور چھیب میں گوجر رہتے تھے۔ ان کے ہزارہا مویشی اس سیلاب میں بہہ گئے۔ موضع بھینی سیلان جہاں خواجہ بخش سفید پوش رہتا ہے اور کثرت مال و اسباب سے مستغنی بھی ہے۔ اور نیز اس سلسلہ کا بڑا مخالف تھا۔ طوفان کی شب اس کے گاؤں میں سخت بربادی ہوئی تھی۔ اس کے سکونتی مکان گر پڑے تھے اور مال و اسباب تلف ہو گیا تھا۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ صداقت کی مخالفت کا اثر اگر انسان غور کرے تو اس دنیا میں بھی پالیتا ہے عبرت کا مقام ہے کہ جب ایسے سخت واقعات پیش آرہے تھے۔ یہ پھر بھی بعض شقی القلب اپنے مفاد کو مدنظر رکھکر عاقبت کو تباہ کر رہے تھے۔ چنانچہ جو مال مویشی بہاؤ سے بہتا ہوا جان ان کو ملا۔ پانی میں ڈبو ڈبو کر اور دم بند کرکے انہیں ملک عدم کو پہنچایا گیا۔ اور فقط کھال کے لالچ ایسا قبیحہ کام ان سے سرزد ہوا۔ اور اب میں یہاں بھینی پسوال (جہاں کہ میں پہلے مدرس تھا) کا حال لکھتا ہوں کہ سیلاب کی غارتگری اور آب صیاد کی دست برد سے یہ گاؤں محفوظ رہا لیکن پھر بھی طوفان نے اپنا اثر اس گاؤں پر دوسری طرح ظاہر کیا۔ چنانچہ قابل زراعت کا بہت ساحصہ ناکارہ ہوگیا۔ اور پیداوار اور بیج کو بڑا گھسیر کر کہیں سے کہیں لا ڈالا۔ گو بعض زمین اچھی بھی بنگئی لیکن فایدہ کی نسبت نقصان زیادہ ہوا۔ میں خود ۴۔ جولائی ہفتہ کے دن صبح کے وقت بھینی پسوال سے چلکر بڑی مشکل سے شام کے وقت قادیان پہنچا۔ راستے میں ادھر ادھر مویشیوں کی لاشیں پڑی نظر آتی تھیں۔ مردہ آدمی اور بچے بہتے جارہے تھے اور کئی زندہ آدمی بہتے جارہے تھے۔ مگر کسی کو حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ ان بیچاروں کو نکالے۔ اس وقت میرے وقت ایسا خاموشی کا عالم چھایا ہوا تھا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس طوفان کی بابت عام روایت ہے کہ گوبی پیڑ ضلع کانگڑہ میں نصب ہیں۔ جسکے قریب پہاڑ ہے۔ دو دن کی متواتر بارش سے پہاڑ گر کر پانی اٹک گیا۔ جب کثرت سے جمع ہو گیا تو پانی نے زمین میں شگاف پیدا کیا۔ جس نے نہ صرف مکانات ہی اور مال اسباب تلف کیا۔ بلکہ زندہ انسانی جانیں جو اس پانی کی رو کے آگے آگئیں سب کی سب سیلاب آب میں بہ گئیں۔ یہ ایک ادنیٰ سا نشان ہے جو خدا کے مامور اور فرستادہ کی زبان سے نکلا تھا۔ مبارک ہے وہ جو اس پر غور کرے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس سے عبرت اختیار کریں۔ ابھی زندگی ہے اور وقت ہے سوچنے والے سوچیں اور سمجھنے والے سمجھیں ÷ ع

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو ... بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو! یہ پچھتانے کے دن

(راقم محمد مولاداد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

ایک ضروری اطلاع

بخدمت بزرگان و احباب سلسلہ احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ برابر کئی ہفتہ سے میری ایک نظم کے متعلق الحکم میں ایک ضروری اعلان ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بزرگ احباب سلسلہ کو توجہ دلائی جارہی ہے کہ اس رویا کی تکمیل ہو جو میں نے اس نظم کے متعلق دیکھا تھا منیجر صاحب اس نظم کو طبع کرا کر احباب کی خدمت میں پیش کرنا تکمیل رویا کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں اور درحقیقت ہونا بھی یوں ہی چاہیئے چونکہ انتظار میں بے قراری ہو رہی ہے۔ یہ نظم بفضلہ تعالیٰ کسی اور خیال سے اس نظم کو لکھا ہے اور احباب سلسلہ کو اس نظم سے عملاً مسرور کرنا چاہتا ہے اگر یہ نظم اپنے سچے مفہوم کی وجہ سے مقبول ہو جاوے تو احباب کی قدر دانی نہ صرف تکمیل رویا کے لحاظ سے حق بجانب ہوگی بلکہ خوشنودی خدا اور حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی روح پر فتوح کی مسرت کا باعث ہوگی میں بھی احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ الحکم کے اعلان ضروری کو حسن قبول [illegible]

[illegible] سچی تعلق پیدا ہوگا۔ میں نے سچی ہمدردی۔ صافی محبت اور پاک نیت سے یہ اطلاع ضروری احباب کو دی ہے امید کہ بزرگ احباب اس طرف جلد متوجہ ہوں گے۔ والسلام (خاکسار میر حامد شاہ)

ہو سکے عملی رنگ میں پورا کریں۔ یہ نظم اگر ہر گھر میں لٹکا کر رکھی جائے تو ہر ایک خاندان کیلئے ذکر خدا کا موجب ہوگی۔ اور اس نصیحت پر جو اس میں کیگئی ہے عمل کرنے سے گھر میں برکت ہوگی